بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم حضرات مفتیان کرام دار الافتاء مرکز اہل الدعوۃ الاسلامیہ، ڈھاکہ بنگلہ دیش

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ایں کہ تبلیغی جماعت کے ایک معروف ذمہ دار جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے افکار و نظریات کے بارے میں منسلکہ استفتاء اور دار الافتاء دار العلوم دیوبند کا مفصل فتوی آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ مقصد یہ جاننا ہے کہ کیا مرکز الدعوۃ الاسلامیہ ڈھاکہ کا دار الافتاء اس فتوی اور فیصلے سے متفق ہے؟ صرف تائید و تصدیق مطلوب نہیں ہے بلکہ امید ہے کہ واضح انداز میں اپنا موقف بھی بیان فرماکر ثواب دارین حاصل کریں گے اور مولوی سعد صاحب کے متبعین جو ان کے غلط افکار کو صحیح مانتے ہیں اور ان کی باتوں کو آگے پھیلارہے ہیں، ان کا حکم بھی بیان کریں گے۔ فقط والسلام

محمد جنید احمد قاسمی

استاذ مدرسہ دار العلوم بینا، ضلع ساگر، ایم پی

دار الإفتاء
مركز الدعوة الإسلامية داكا

DARUL IFTA
MARKAZUDDAWAH ALISLAMIA DHAKA

Date

Ref

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم المقام جناب مولانا محمد جنید احمد قاسمی زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب والا نے دار العلوم دیوبند سے تازہ شائع شدہ فتوی (رقم ۸۰۵/ب/۱۴۴۲ھ، استفتاء نمبر ۱۱۳۶۰/ب) جو تبلیغ کے
ایک معروف ذمہ دار کے بیانات کے جائزہ پر مشتمل ہے، کے بارے میں یہ معلوم کرنا چاہا کہ مرکز الدعوۃ الاسلامیہ ڈھاکہ کا دار
الافتاء اس سے متفق ہے یا نہیں، ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اس سلسلے میں مرکز اپنا موقف واضح طور پر بیان کرے۔
اس بارے میں عرض یہ ہے کہ دار الافتاء مرکز الدعوۃ الاسلامیہ ڈھاکہ مذکورہ فتوی سے مکمل طور پر متفق ہے، اور اس کی بھر
پور تائید و تصدیق کرتا ہے اور وقت کے اس دینی تقاضے کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے اس مدلل و محقق فتوی کے شائع کرنے پر
مرکز اور اس کا دار الافتاء، دار العلوم دیوبند اور اس کے دار الافتاء کا تہہ دل سے شکر گذار ہے، یہ فتوی ہماری نظر میں تبلیغی جماعت
کے اس معروف ذمہ دار کے باطل افکار و نظریات کی تردید میں ان شاء اللہ تعالی ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔
اللہ تعالی دار العلوم کو تا قیامت اپنے اسلاف کے طرز پر مسلک اہل السنۃ والجماعت پر ثابت قدم رکھے اور اسے احقاق حق اور
ابطال باطل کی ذمہ داری ہمیشہ ادا کرتے رہنے کی بھرپور توفیق عطا فرمائے اور اس کے ذمہ داران کو شرور و فتن سے حفاظت
فرمائے۔ آمین۔

مرکز الدعوۃ اس بارے میں علمائے بنگلہ دیش کی معیت میں بہت پہلے ہی اپنا موقف واضح کر چکا ہے، مرکز الدعوۃ کی طرف
سے اس سلسلے میں چند رسائل بھی متعدد زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں، مثلا:

۱۔ مولانا محمد سعد کاندھلوی کے بعض اغلاط اور ان کے فکری شذوذ

۲۔ مجلس مذاکرہ حصہ اول و دوم (مولانا سعد صاحب کے افکار اور تبلیغی شوری و امارت سے متعلق)

۳۔ کام کو سیرت پر لانے کا دعوی اور اس کی حقیقت

۴۔ التذکیر (تبلیغی جماعت کے ساتھیوں کی خدمت میں چند خیر خواہانہ گذارشات)

۵۔ حق و باطل کی پہچان کیسے کریں (ہر متلاشی حق کے لیے، خاص طور پر شخصی نظام والے تبلیغی احباب کے لیے)

ان میں سے بعض رسائل میں دار العلوم دیوبند کی سابقہ تحریرات اور ان کے مندرجات کو بہت تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

مجلة الكوثر الشهرية

Head Office
30/12 Pallabi
Dhaka-1216, Bangladesh
Phone 01948-228866

Main Campus
P/O : Etavara, Hazratpur
Keraniganj, Dhaka-1313
Phone : 01948-228877

darulifta.markaz@gmail.com
markazuddawah.com, alkawsar.com

یہ بات نفس واضح ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا تازہ فتویٰ سابقہ تحریرات کی طرح مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی اور ان کے منحرف افکار و نظریات سے متعلق ہے، اگرچہ یہاں استفتاء میں ان کا نام ذکر نہیں کیا گیا، شاید اسی لیے جواب میں بھی نام ذکر نہیں کیا گیا، ورنہ پورا سوال مولانا سعد صاحب سے ہی متعلق ہے اور اس میں پیش کردہ بیان مولانا سعد صاحب ہی کا ہے اور جواب کے شروع میں ۳۱/ جنوری/ ۲۰۱۶ کی جس تحریر کا اقتباس نقل کیا گیا اس تحریر میں مولانا سعد صاحب کا نام واضح الفاظ میں موجود ہے۔

ہم نے مولانا سعد صاحب کے قدیم و جدید مفصل بیانات کا از خود بہت غور سے جائزہ لیا ہے، مولانا سعد صاحب کے ان بیانات اور ان کے حالات کی بنیاد پر ان کی جو چیزیں بالکل واضح طور پر سامنے آئی ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ مولانا سعد صاحب کے بیانات میں قرآن و حدیث کی غلط اور من مانی تشریحات موجود ہیں، جو تحریف اور تفسیر بالرائے میں داخل ہے۔

۲۔ ان کے بیان میں دین کے دیگر شعبوں پر سخت تنقید بلکہ ان کا استخفاف ہوتا رہتا ہے، جو فکری گمراہی اور غلو فی الدین کی منکر ترین صورت ہے۔

۳۔ ان کے بیانات میں دعوت و تبلیغ کی ایک محدود صورت کے علاوہ دیگر مشروع صورتوں کا انکار ہوتا رہتا ہے، دعوت و تبلیغ سے متعلق سارے نصوص شرعیہ کو صرف اپنی احداث کردہ ایک ہی صورت پر منطبق کیا جاتا ہے، یہ بھی غلو، تحریف فی الدین اور فکری بدعت ہے اور فکری بدعت بدعت سیئہ کی خطرناک قسم ہے۔

۴۔ ان کے بیانوں میں انبیاء علیہم السلام کی شان میں بے ادبی بھی پائی جاتی ہے، سیدنا یوسف علیہ السلام، سیدنا سلیمان علیہ السلام، یہاں تک کہ سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی تجزیاتی انداز سے انہوں نے نکتہ چینی کی ہے!! یہ کتنی خطرناک گمراہی ہے بات واضح کرنے کی ضرورت نہیں۔

۵۔ انہوں نے تبلیغ سے متعلق شرعی اصول اور شرعی احکام میں متعدد تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔

۶۔ حتی کہ تبلیغ کی اس مروجہ شکل کی بنیاد جن چھ صفات کی محنت پر ہے ان کی شرح و تفصیل میں بھی بہت سی تبدیلیاں لائی ہیں۔

۷۔ کام کے نہج میں صحیح طریقے کے مطابق مشورہ کیے بغیر وہ ایسی تبدیلیاں لائے ہیں جس سے کام کو نقصان پہنچا۔

۸۔ کام کو سیرت پر لانے کا دعویٰ کر کے متعدد مباح چیزوں کو سنت قرار دیا، متنوع سنت اور متنوع مباح والے امور میں ایک سنت یا ایک مباح کو واحد سنت قرار دے کر متعین کر دیا اور دوسری سنتوں یا مباحوں کو خلاف سیرت و سنت قرار دے دیا، گویا

DARUL IFTA
MARKAZUDDAWAH ALISLAMIA DHAKA

دار الإفتاء
مركز الدعوة الإسلامية داكا

Ref :

Date

متعدد امور میں سنت حسنہ کو سیئہ بنا دیا جب کہ بعض مباح کو عین سنت بنا ڈالا۔

۹۔ قدیم نظام الدین کی مروجہ تبلیغی جماعت (تجدید کے نام سے مولانا سعد صاحب نے جس کو بہت بگاڑا ہے) یہ دینی کام کی ایک نئی شکل ہے، جسے قواعد شریعت اور تجربہ کی روشنی میں پچھلے ادوار کی دعوتی محنتوں کی تاریخ کو سامنے رکھ کر مستنبط کیا گیا، لیکن مولانا سعد صاحب کا دعوی یہ ہے کہ اس خاص شکل کی ہر چیز قرآن وحدیث اور سیرت میں منصوص ہے!!! اس دعوی کا کچھ حصہ بالعبارۃ اور کچھ حصہ عملا وبلسان حال ہے، حالانکہ یہ دعوی بذات خود شدید منکر اور بدعت ہے، ساتھ ساتھ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ کسی مستنبط اور حادث شکل کو اگر کوئی منصوص ثابت کرنا چاہے گا تو اسے لفظی ومعنوی تحریف کے ارتکاب کیے بغیر اور اپنے اجتہاد کو نص کا نام اور مقام دیئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہوگا، چنانچہ مولانا سعد صاحب یہی کام کر رہے ہیں۔

۱۰۔ دین وشریعت کی متعدد اصطلاحوں میں تحریف کر کے ان کو متوارث مفہوم سے ہٹا دیا، ان میں بلا دلیل تخصیص پیدا کر دی یا اور کوئی تبدیلی پیدا کر دی۔

۱۱۔ اپنے مزعومات کی تائید کے لیے کہیں فقہی احکام میں بھی دست درازی کی ہے اور محض اپنی رائے کی بنیاد پر نیا حکم بنا ڈالا۔

۱۲۔ لوگوں کے سامنے خیر القرون کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے کہ لوگ خیر القرون کے بہت سے اتفاقیہ امور اور عصری یا وقتی امور کو بھی سنت سمجھنے لگے اور اس سے باہر ہر چیز کو منکر، بدعت یا بے برکت سمجھنے لگے، اگرچہ وہ خیر القرون میں موجود کوئی چیز ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ ناقص تصویر میں ہر چیز کو سامنے نہیں لایا جاتا ہے، مقابل رخ کا تو اس میں تذکرہ ہوتا ہی نہیں، ان کے بعض متبعین تو ہمارے پاس آکر یہ بھی کہنے لگے میں صحابۂ کرام کی طرح نزول کی ترتیب سے قرآن سیکھنا چاہتا ہوں! حالانکہ اللہ تعالی اپنی کتاب کے لئے وہی ترتیب متعین فرمادی جو ترتیب اب مصحف میں موجود ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مصحف والی ترتیب اللہ تعالی کی طرف سے متعین فرمادی تب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود، خلفائے راشدین اور صحابۂ کرام سمیت پوری امت نے قرآن کریم کی اسی ترتیب سے تلاوت کی اور اسی ترتیب سے اسے ختم کیا، اور نمازوں میں پڑھا۔ اب اس ترتیب کو چھوڑ کر نزول کی ترتیب جو مستند طریقے سے محفوظ بھی نہیں ہے اس کے مطابق تلاوت کرنا جائز بھی نہیں۔

وہی آدمی کسی مفتی صاحب کے پاس مدرسہ میں مسئلہ معلوم کرنے کے لئے آئے تو کہنے لگے مجھے مسئلہ معلوم کرنا ہے مگر آپ میرے ساتھ مسجد کو چلیں، میں وہاں معلوم کروں گا، کیونکہ اس بے چارے نے اپنے فرمانروا کے بیانات سن کر اسی کو طریق سنت سمجھ رکھا ہے، یہ ہے تھوڑا سا اثر خیر القرون کے اس معنوی نقشہ کا جو مولانا سعد صاحب نے لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اھ

مجلة الكوثر الشهرية

Head Office
30/12 Pallabi
Dhaka 1216, Bangladesh
Phone : 01948-228866

Main Campus
P/O · Etavara, Hazratpur
Keranigonj, Dhaka-1313
Phone 01948-228877

darulifta markaz@gmail.com
markazuddawah.com alkawsar

DARUL IFTA
MARKAZUDDAWAH ALISLAMIA DHAKA

دار الإفتاء
مركز الدعوة الإسلامية داكا

Ref

Date :

ثوابت ومتغیرات کا فرق سمجھنا تفقہ فی الدین ہی کا حصہ ہے، اس کے بغیر نہ علمی کام راست آتا ہے نہ کوئی دعوتی کام!

۱۳۔ اپنی غلط باتوں کو ثابت کرنے کے لیے آیت، حدیث، واقعۂ سیرت نبویہ، واقعۂ سیرت صحابہ میں معنوی تحریف کرنا، روایات میں اپنی طرف سے اضافہ کر دینا یہ تو ان کے بیانات میں ایک عام چیز ہے۔

۱۴۔ پہلے کے کسی مصنف کی کوئی شاذ بات مل جائے یا کبھی کسی کے زلات وتسامحات مل جائیں تو ان کو غنیمت سمجھ کر اپنی حمایت میں پیش کرنا یہ ان کا اور ان کے متبعین کا خاص وطیرہ ہے۔

۱۵۔ علمائے معاصرین اور مشائخ کرام کے بارے میں بدزبانی کرنا اور ان کے بارے میں بدگمانی پھیلانا ان کے بیان میں ایک عام چیز ہے۔

۱۶۔ پوری دنیا میں عوام کو علمائے کرام کے مقابل کھڑا کر دینا، بالخصوص ہندوستان اور بنگلہ دیش میں تو بالکل علانیہ طور پر اپنے غلط نظریات اور مشتبہ پالیسی کے ذریعہ عوام کو مدارس اور علمائے کرام کے مقابل کھڑا کر دیا، ان کا لسان حال یہ کہتا ہے کہ جتنا چاہو ان کی مخالفت کرو اور جتنا چاہو ان کا مقابلہ کرتے رہو۔

ادھر تو وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ علماء کی زیارت کو عبادت سمجھو، اور یہ کہ مدارس دین کے قلعے ہیں، کبھی یہ بھی کہا کہ علماء کو اپنا محسن سمجھو، ان کی اصلاح قبول کرو۔۔۔، لیکن اپنے بیانات اور کردار کے ذریعہ لوگوں کے ذہن میں بالکل الٹا نظریہ جما دیا، جس کے آثار ہر جگہ لوگوں کے سامنے موجود ہیں۔

ہمارے نزدیک تو صرف یہی بات مولانا سعد صاحب کی گمراہی کے لیے کافی تھی، کیونکہ داعی کا کام ہے عوام کو علماء ومشائخ کے ساتھ جوڑنا، نہ ان کے مابین دوری پیدا کرنا، چہ جائیکہ عوام کو علماء کے بالمقابل کھڑا کر دینا! اب جب اس شدید گمراہی کے ساتھ گمراہیوں کا ایک اور انبار موجود ہے پھر اس میں شک کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

۱۷۔ متعدد امور میں انھوں نے عجیب تحکمات اور بے دلیل تفردات کا بھی ارتکاب کیا ہے۔

۱۸۔ بے اصولی، ناانصافی، تحکمات اور متعدد مخالف شرع امور کا ارتکاب کر کے تبلیغی جماعت میں تفرقہ ڈال دیا اور خود اس فرقہ کے امیر ورہبر ہو گئے جس کا شعار ہی غلو اور تفریق ہے۔

۱۹۔ ایک خطرناک بات یہ ہے کہ ان کی تحریفات میں ایک واضح تسلسل موجود ہے، اس تسلسل کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ لوگ اہل حق علمائے کرام سے بدگمان ہو کر ان سے منقطع ہو جائے۔

مجلة الكوثر الشهرية

Head Office
30/12 Pallabi
Dhaka-1216, Bangladesh
Phone : 01948-228866

Main Campus
P/O : Etavara, Hazratpur
Keraniganj, Dhaka-1313
Phone : 01948-228877

DARUL IFTA
MARKAZUDDAWAH ALISLAMIA DHAKA

دار الافتاء
مركز الدعوة الإسلامية داكا

Ref :   Date

ذرا درج ذیل ایجادات پر غور کریں:

۱- ایک زمانے تک یہ بات چلاتے رہے کہ صرف سال والے علماء جو کام میں لگے ہوئے ہیں ان سے مشورہ کرو، اسی لیے حیاۃ الصحابہ کی تعلیم کے لیے انہوں نے عالم کا سال لگا ہوا ہونا شرط قرار دیا۔

۲- پھر یہ حالت سامنے آئی کہ سال اور تبلیغ والا ہونا کافی نہیں بلکہ سعدیانی ہونا ضروری ہے، جو لوگ مرکز چھوڑ کر چلے گئے وہ تو ایسے کام کا ارتکاب کیا جیسے ارتداد سمجھا جاتا تھا۔

۳- پھر یہ کہا گیا کہ کام کے بارے میں کوئی مشورہ ہی نہیں، کام تو براہ راست سیرت سے لینا ہے۔

۴- ادھر تعلیم کو مسجد کے ساتھ حصر کر دیا گیا اور مسجد سے باہر تعلیم و تربیت کے نظام کو خلاف سنت باور کرایا گیا۔

۵- دعوت کے وسیع اور عام حکم کو نقل و حرکت میں منحصر کیا اور مسجد میں بھی منحصر کیا۔

۶- تعلیم و تعلم کے مروجہ نظام کو صرف خارج از مسجد ہونے کا قصور وار بتانے پر اکتفاء نہیں کیا، اس کے پورے نظام ہی کو ناقص مجاہدہ قرار دیا۔

۷- اہل مدارس کی ساری دینی خدمات کو رواجی طریقہ اور خلاف سنت و خلاف طریقہ خیر القرون قرار دیا۔

۸- نقل و حرکت اور نفر کو فرض قرار دے کر اور اس میں تاخیر یا معذرت پیش کرنے کو حرام اور علامت نفاق قرار دے کر خاص اس شغل تبلیغ سے غیر مربوط سارے علماء و مشائخ اور عوام کو بیک جنبش لسان، گناہ کبیرہ کا مرتکب قرار دے دیا۔

۹- ادھر یہ بات بھی ایجاد کر ڈالی کہ نصرت دین کا واحد ذریعہ خود چل کر دعوت دینا ہے اور خود چل کر دعوت دیے بغیر اللہ تعالی کی نصرت حاصل کرنے کا اور کوئی راستہ نہیں۔

اب بتائیے کہ ان سب بدعتی اور من گھڑت احکام (جو سراسر دلائل کی تحریف اور غلط استدلالات پر مبنی ہیں) کے ہوتے ہوئے لوگوں کے سامنے علم و علماء، مدارس و علمائے مدارس اور دیگر خدام دین مشائخ کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟!

اب یہ سوچا سمجھا خاکہ ہو یا اتفاقیہ، جہالت کی بنیاد پر ہو یا عداوت کی بنیاد پر: بہر حال مولانا سعد صاحب کی اکثر تحریفات کا سلسلہ اسی پر منتج ہوتا ہے کہ ان سے جڑی ہوئی سیدھی سادھی عوام بس انہیں کو ساری دنیا کا واحد عالم دین گردانتی ہے اور دوسرے اہل حق علمائے کرام سے دور ہوتی جا رہی ہے اور خود مولانا سعد نے اپنی عوام کو یہ تاثر دلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے کہ وہی تعلیم اور دعوت کے مسنون نظام کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ساری دنیا کے علمائے کرام غلط فہمی کا شکار ہیں۔ بالکل

مجلة الكوثر الشهرية

Head Office
30/12 Pallabi
Dhaka 1216, Bangladesh
Phone . 01948-228866

Main Campus
P/O Etavara, Hazratpur
Keraniganj, Dhaka-1313
Phone . 01948-228877

darulifta.markaz@gm...
markazuddawah.com

DARUL IFTA
MARKAZUDDAWAH ALISLAMIA DHAKA

دار الإفتاء
مركز الدعوة الإسلامية ڈھاکہ

Ref

Date:

خلاف واقعہ اور خلاف سنت طریقے سے لوگوں کی ذہن سازی کرنے کے بعد اور علماء اور مدارس کے بارے میں منفی نظریات لوگوں کے ذہن میں بٹھانے کے بعد اگر یہ بھی کہا جائے کہ علماء کی زیارت کو عبادت سمجھو...، تو اس طرح کی باتیں بے اثر ہو جاتی ہیں اس میں کیا شک ہے؟

اور یہ بات تو بالکل عیاں ہے کہ مولانا سعد صاحب نے دار العلوم دیوبند کے خلاف بغاوت کر رکھا ہے، جب کہ یہ بغاوت صرف دار العلوم کی نہیں بلکہ یہ تو دینی فتوی اور شرعی علم سے قطع تعلقات کا اظہار ہے، اس کے علاوہ اور ان کے متبعین نے دار العلوم دیوبند کے ذمہ داران اور وہاں کے مفتیان کرام کے خلاف بے ہودہ الزامات واتہامات کی ایک مہم چھیڑ رکھی ہے اور سب کچھ مولانا سعد کے حامی نام نہاد مولانا صاحبان کر رہے ہیں اور خود مولانا سعد کی طرف سے آج تک اس پر نکیر نہیں کی گئی ہے؛ بلکہ خاموش تائید ہے، یہ دار العلوم کا مقام ہے کہ وہاں کے مشائخ اس بارے میں نہایت صبر وتحمل وشرافت ومتانت سے کام لے رہے تھے۔

یہ تو ہے مولانا سعد صاحب کی بدعتی اجتہادات اور ان کی تائید کے لیے کی ہوئی تحریفات کا اجمالی ذکر، اس کے ساتھ مولانا سعد صاحب کے درج ذیل احوال بھی قابل نظر ہیں:

۱۔ اپنے بیانات میں تناقضات کا ارتکاب کرنا

جزم کے ساتھ یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ تناقضات بالقصد ہوتے ہیں یا بلا قصد، واقعہ جو بھی ہو ان تناقضات کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی گمراہی کی باتوں کے مقابلے میں ان کو صحیح ثابت کرنے کے لیے ان کے متبعین کہیں سے تلاش کر کے ان کی کوئی متناقض بات پیش کر دیتے ہیں، حالانکہ ان کا نظریہ اور ان کی دعوت ہمیشہ ان کی گمراہی کی باتوں پر ہوتی ہے نہ کہ کبھی کبھار زبان سے نکلی ہوئی کسی متناقض بات پر۔

۲۔ علمائے حق کی نکیر اور متوجہ کرنے کی تو مولانا سعد صاحب نے کبھی قدر نہیں کی؛ لیکن دار العلوم دیوبند نے جب ان کے بارے میں فتوی کی شکل میں اپنے موقف کا اظہار کیا پھر ان میں کچھ حرکت پیدا ہوئی اور رجوع کا ایک سلسلہ انھوں نے شروع کیا، اس رجوع کی تاریخ بڑی حیرت انگیز بھی ہے اور بہت ہی مضحکہ خیز بھی، یہاں صرف ایک ناقابل انکار حقیقت پیش کی جاتی ہے جس سے رجوع کی حقیقت سمجھی جا سکتی ہے، وہ یہ کہ ہماری معلومات میں دوسرے رجوع کے بعد اکابر دار العلوم دیوبند نے باہمی مشورہ سے ان کے رجوع پر اطمینان ظاہر کرتے ہوئے ایک تحریر تیار کر لی تھی اور وہ تحریر مولانا سعد صاحب کے پاس دستی پہنچانے کے لیے دو افراد کو بھی بھیج دیا تھا؛ لیکن تحریر پہنچنے سے پہلے معلوم ہوا کہ جس بیان سے رجوع کی دو تحریریں دار العلوم بھیج چکے ہیں،

مجلة الكوثر

Head Office
30/12 Pallabi
Dhaka-1216, Bangladesh
Phone : 01948-228866

Main Campus
P/O : Etavara, Hazratpur
Keraniganj, Dhaka-1313
Phone : 01948-228877

darulifta.markaz@gmail.com
markazuddawah.com, alkawsar

DARUL IFTA
MARKAZUDDAWAH ALISLAMIA DHAKA

دار الافتاء
مركز الدعوة الاسلامية داكا

Ref :

Date :

اس مرجوع منہ بیان کو عین اسی دن جس دن دار العلوم میں میٹنگ ہوئی تھی، صبح کے بیان میں نہ صرف مولانا سعد نے دوہرایا؛ بلکہ
پہلے سے زیادہ خطرناک جملوں کا اضافہ بھی کر دیا۔ اب بتائیے کہ کیا یہ تماشا نہیں تھا؟ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انھوں نے دار العلوم
دیوبند کا موقف اپنی پرانی عادت اور مزاج کی تعلی کی وجہ سے یا تو پڑھا ہی نہیں تھا، اس لیے ان کو معلوم ہی نہیں تھا کہ دار العلوم کے
متفقہ موقف میں ان کے کن بیانات کو گمراہ کن بتایا گیا ہے کہ وہ دوبارہ رجوع کرنے کے بعد تو کم از کم ان کو بیان کرنے سے باز آ جاتے،
اور اگر انھوں نے دار العلوم کا موقف پڑھا تھا اور اپنے رجوع کی دونوں تحریریں بھی پڑھی تھیں، اس کے باوجود انھوں نے مرجوع
منہ بیان کو جان بوجھ کر دوہرایا تو یہ کس درجہ ڈھٹائی اور دھوکہ دہی کا فعل تھا۔ اس حقیقت پر ان لوگوں کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا
چاہیے جو اکابر دار العلوم دیوبند پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ انھوں نے مولانا سعد کا رجوع قبول نہیں کیا۔
دار العلوم دیوبند کے اکابر نے پہلے دن سے آج تک مولانا سعد کو جتنا موقع دیا ہے، اگر مولانا سعد اصلاح حال میں سنجیدہ ہوتے
اور ان کی طبیعت میں سلامت روی ہوتی تو معاملہ اتنا طول نہ پکڑتا۔ ہم یہاں اکابر دیوبند کی خدمت میں گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ وہ
مولانا سعد صاحب سے متعلق دار العلوم دیوبند کے معاملہ کے سارے مراحل کی ترتیب وار روداد مرتب کر کے امت کے سامنے
پیش کریں تاکہ مخلص اور حق کے سچے متلاشی افراد کے لیے معاملہ کو سمجھنے میں سہولت ہو۔
بہر حال ان کے آخری رجوع مؤرخہ جنوری/۲۰۱۸ کے بعد سے اب تک کے بیانات میں بے شمار باتیں ایسی موجود ہیں جو ان
کے رجوع ناموں اور زبانی رجوعات کے بالکل برخلاف ہیں۔ جہاں تک ہم نے دیکھا ان کی رجوع کردہ باتوں میں ہمارے علم کے
مطابق انھوں نے صرف دو باتوں کا بظاہر اعادہ نہیں کیا ہے۔ ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو ناروا حملہ کیا تھا وہ، اور دوسری
موبائل جیب میں رکھ کر نماز نہ ہونے والی بات۔ اس کے علاوہ کوئی اور غلط، منکر اور بدعت وضلالت والی بات ایسی نہیں جسے رجوع
کے بعد پھر اعادہ نہیں کیا اور پہلے سے زیادہ شدید اور منکر انداز سے اعادہ نہیں کیا اور نئی نئی تحریفات، منکرات اور بدعتی ایجادات کی
بات تو الگ رہی۔ تو ان کے یہ رجوعات جب کہ ظاہر ہے صرف کاغذی رجوع ہی ہیں، لیکن ان کے متبعین اسے بھی بطور ہتھیار
استعمال کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ مولانا سعد صاحب نے تو رجوع کر لیا، مگر اس کے ساتھ وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ باتیں سعد
صاحب سے ثابت نہیں، کچھ لوگوں نے بلا دلیل ان کی طرف اس کی نسبت کر دی! یہ بھی کہتے ہیں کہ انھوں نے جو باتیں کہی ہیں وہ
صحیح ہیں، اس کے حوالجات موجود ہیں!! اب ان تین باتوں میں تطبیق کیسے ہوگی یہ تو وہی لوگ بتائیں گے۔
۳۔ مولانا سعد صاحب سیرت مطہرہ اور خیر القرون کا نقشہ جس طرح پیش کرتے ہیں اور اشاعت دین وحفاظت دین کے

مجلة الكوثر الشهرية

Head Office
30/12 Pallabi
Dhaka-1216, Bangladesh
Phone 01948-278866

Main Campus
P/O : Etavara, Hazratpur
Keraniganj, Dhaka-1313
Phone : 01948-278877

darulifta.markaz@gmail.com
markazuddawah.com, alkawsar.com

DARUL IFTA
MARKAZUDDAWAH ALISLAMIA DHAKA

دار الافتاء
مركز الدعوة الاسلامية ڈھاکہ

Date :

Ref

اعمال کی جو تشریح و تعبیر کرتے رہتے ہیں اس معیار پر خود ان کا نقشۂ دعوت کہاں تک اترتا ہے یہ بھی دیکھنے کی چیز ہے۔ ظاہر ہے کہ اس معیار پر ان کا پسندیدہ و تجویز کردہ نقشۂ دعوت بھی محدث اور خلاف سنت ثابت ہوتا ہے، قول و عمل کے اس تعارض کا شاید انہیں احساس بھی نہیں ہے۔

۴۔ کوئی بھی شخص جسے عوام اور معتد بہ دینی علم سے محروم طبقہ نے برحق سمجھ کر مقتدا بنائے ہوئے ہوں اگر وہ فکری شذوذ میں مبتلا ہو جائے اور دینی امور میں بے راہ روی کا شکار ہو جائے تو اس کی منکر اور گمراہی کی باتوں پر تنبیہ کرنا علمائے اہل حق کی دینی ذمہ داری بن جاتی ہے۔

دین و شریعت کے اس مسلم قاعدے کی بنیاد پر مولانا سعد صاحب کی فکری شذوذ اور ان کی گمراہ کن باتوں کی نشاندہی کرنا یوں ہی ضروری ہے، پھر چونکہ وہ اعلی خاندانی نسبت رکھتے ہیں، اور ایسے ایک مرکزی مقام پر وہ حاوی ہیں جس کی ایک شاندار تاریخ ہے، اس لئے عوام کا اور ہر اس شخص کا جو براہ راست صحیح غلط اور حق و باطل کے مابین فرق نہیں کر سکتا ہے ان کی باتوں سے متاثر ہو جانا عام سی بات ہے، اس لئے لوگوں کے عقائد و افکار اور علم و عمل کی حفاظت کے لئے مولانا سعد صاحب کی غلط اور گمراہ کن باتوں پر تنبیہ کرتے رہنا اور بھی زیادہ ضروری ہے۔

بالخصوص اس لئے بھی کہ بعض حضرات نے ان کے خاندان کی رعایت کر کے ان کے بارے میں خاموشی اختیار کرنے یا گول مول بات کرنے کو مناسب سمجھا ہے، چنانچہ ایک بندۂ خدا نے یوں بھی کہا کہ مولانا سعد تو ہمارے آدمی ہیں، اور عرصۂ دراز سے ان کے خاندان کا امت پر بہت بڑا احسان ہے!! اس بندۂ خدا نے یہ نہیں سوچا کہ اس وجہ سے تو انکے اغلاط پر تنبیہ ہونا اور زیادہ ضروری ہے کیونکہ اس طرح کے اکابر زادوں کی باتوں سے لوگ زیادہ متاثر ہوتے ہیں، اس لئے لوگوں کو دینی لحاظ سے نقصان سے بچانے کے لئے ایسے لوگوں کی غلطیوں اور گمراہ کن باتوں پر تنبیہ کرنا زیادہ ضروری ہے، علاوہ ازیں اگر اکابر زادہ ہونا اور محسنین امت کی اولاد ہونا کسی کے غلط اور گمراہ کن اقوال و افعال کی نشاندہی کرنے سے باز رہنے کا جواز پیدا کرتا ہے، پھر تو نہی عن المنکر کا راستہ ہی بند ہو جائیگا اور حق و باطل کی تمیز کا دروازہ بھی بند ہو جائیگا۔

یوں تو مسلمان ہونے کے لحاظ سے ہر کلمہ گو جس نے سارے ضروریات دین کو تسلیم کیا ہے وہ ہمارے ہی ہیں، لیکن شریعت و سنت میں "ہمارے ہونا" کا ایک اور معیار بھی ہے، وہ ہے مسلک اہل السنۃ والجماعت کا پابند ہونا، بدعت اور گمراہی سے پرہیز کرنا، اور جن جرائم پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "لیس منا..." کی وعید سنائی ہے ان جرائم سے پرہیز کرنا۔

الافتاء
مركز الدعوة الاسلامية داكا
DARUL IFTA
MARKAZUDDAWAH ALISLAMIA DHAKA

Ref Date

مقتدا بننے کے لئے صرف مسلمان ہونے کے لحاظ سے ہمارا ہونا کافی نہیں بلکہ دوسرے معیار کے لحاظ سے بھی "ہمارا ہونا" ضروری ہے، اب جو شخص اس معیار کے لحاظ سے ہمارا نہیں پھر بھی مقتدا بنے ہوئے ہیں تو لوگوں کو اس کے شر سے بچانے کے لئے اسکے گمراہ کن امور کی نشاندہی کرنا ضروری ہے، اگرچہ وہ دیگر ہر لحاظ سے ہمارا ہی کیوں نہ ہو، یاد رکھیں اسلام میں حق کی حفاظت تعلقات پر مقدم ہے، اگر کبھی تعلقات حق پر مقدم ہو جائیں تو یہ علم وایمان کے ساتھ صریح خیانت ہے۔

اسی طرح بعض حضرات نے یہ بھی کہا کہ تبلیغی جماعت کا موجودہ اختلاف صرف طریقۂ کار کا اختلاف ہے اس لئے اس میں علماء کے لئے کسی ایک فریق کی مخالفت کرنا مناسب نہیں، حالانکہ مولانا سعد صاحب انبیاء علیہم السلام پر نکتہ چینی کر رہے تھے، قرآن وحدیث اور واقعات سیرت کی جابجا تحریف کر رہے ہیں، نئے اصول اور احکام گڑھ رہے ہیں، سیرت وسنت کا بدعتی نقشہ بنا رہے ہیں، ظاہر ہے اس کو طریقۂ کار کا اختلاف کہنے کا کوئی امکان نہیں، اگر یہ طریق کار کا اختلاف ہے پھر اصول واحکام کا اختلاف کس کا نام ہوگا؟ طریق کار کا اختلاف وہاں کہا جاتا ہے جہاں کسی کام کے شرعاً ایک سے زائد مباح طریقے ہوں، پھر کسی نے ایک مباح طریقہ کو اپنایا اور دوسرے نے کسی اور مباح طریقے کو اپنایا، لیکن جہاں کسی نے غلط راستہ اختیار کیا پھر اس غلط راستے کا نام سنت وسیرت دے دیا تو یہ تو گمراہی در گمراہی ہے نہ کہ طریق کار کا اختلاف، اور جو اختلاف واقعۃً طریق کار کا اختلاف ہے اس میں بھی اگر کوئی شخص اپنا اختیار کردہ مباح طریقہ کو سنت منصوصہ کہنے لگے یا متعین واحد طریقہ کہنے لگے تو یہ بھی بدعت میں شامل ہے، پھر اگر اس بدعت کی تائید کے لئے نصوص اور واقعات سیرت سے غلط استدلال کرنے لگے، تو اس صورت حال میں اسے صرف طریق کار کے اختلاف کا نام دینا کتنی بڑی غلطی ہے وہ بالکل ظاہر باہر ہے۔

یہ تو ہے بعض گول مول باتوں کا تذکرہ، ادھر ایک جماعت تو مولانا سعد صاحب کی غلطیوں اور گمراہیوں کو بادلیل بنانے کے پیچھے لگی ہوئی ہے، جو صراحۃً ان کی غلط کو صحیح اور ان کی گمراہی کو ہدایت کی بات کہتے ہیں، اور سعد صاحب جس منکر اور باطل بات سے رجوع کرتے ہیں کبھی اس کو بھی صحیح ثابت کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

جب صورت حال اتنی سنگین ہے تو اہل حق علمائے کرام کے لئے خاموش بیٹھے رہنے کا کیا جواز ہو سکتا ہے؟

یہاں یہ بات بھی عرض کر دینا مناسب ہے کہ اس تحریر میں مولانا سعد صاحب کے بارے میں جو کچھ کہا گیا وہ سب ان کے متعلقہ بیانات کو از اول تا آخر براہ راست جائزہ لینے کے بعد لکھا گیا ہے، کسی سنی سنائی بات پر اعتماد نہیں کیا گیا۔

بات لمبی ہو گئی حاصل کلام یہ ہے کہ خدام مرکز الدعوۃ الاسلامیہ ڈھاکہ دار العلوم دیوبند کے سابق فتوی اور تازہ فتوی کے

مجلة الكوثر الشهرية
Head Office
30/12 Pallabi
Dhaka-1216, Bangladesh
Phone : 01948-228866
Main Campus
P/O . Etavara, Hazratpur
Keraniganj, Dhaka-1313
Phone : 01948-228877
darulifta.markaz@gm
markazuddawah.com

DARUL IFTA
MARKAZUDDAWAH ALISLAMIA DHAKA

دار الافتاء
مركز الدعوة الإسلامية داكا

Ref

Date

مندرجات سے متفق ہیں، ساتھ ہی یہ امید رکھتے ہیں کہ دارالعلوم اور ملک کے دوسرے موقر ماہناموں میں ان فتاویٰ کی عام اشاعت کا اہتمام ہوگا۔

اور دارالعلوم کے موقر مفتیان اور اساتذہ کرام کی طرف سے اگر یہ کام بھی شروع کیا جائے کہ مولانا سعد صاحب نے ایک ایک شذوذ اور ایک ایک تحریف اور غلط بیانی پر مستقل رسالوں کی شکل میں مفصل اور مدلل انداز سے سیر حاصل گفتگو کی جائے تو بہتر ہوگا، فتوی کا دائرہ تو تنگ ہوتا ہے، چنانچہ اس وقت کا شائع شدہ مفصل فتوی بھی در اصل مختصر ہے اور اس میں تو بہت سے امور میں صرف اشارات ہی سے کام لیے گئے۔

یہاں اس بات کا ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مولانا سعد صاحب کی فکری بے راہ روی اور فکری غلطیوں اور گمراہیوں میں سے کسی چیز کی تقلید کرنے والا اگر کسی مدرسے کا مولوی صاحب ہے یا کوئی بھی ہو تو وہ بھی غلطی کا شکار ہے، ہر ایک کو اپنی اپنی اصلاح کرنا ضروری ہے۔ شاذ و منکر اور بدعت و ضلالت جہاں بھی ہو اور جس کے پاس بھی ہو ان کی اصلاح ضروری ہے۔

آخری گذارش

دارالعلوم کے فتوی کا خلاصہ سمجھ لینا ضروری ہے

آپ کے سوال کے جواب میں آخری گذارش یہ ہے کہ دارالعلوم کے اس فتوی میں مولانا سعد صاحب اور ان کے افکار سے متعلق کیا لکھا گیا یہ سمجھنے کے لیے پورے فتوی کو شروع سے آخر تک پڑھنا ضروری ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا خلاصہ یہاں ذکر کر دیا جائے:

۱۔ مولانا سعد صاحب کے رجوع کے بعد ۳۱ جنوری ۲۰۱۸/ کو دارالعلوم نے مولانا سعد صاحب کی جس فکری بے راہ روی پر تنبیہ کی تھی اس کا تذکرہ کر کے لکھا ہے کہ مولانا سعد صاحب کے نئے بیانات میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ "معاملہ صلاح کے بجائے غلط اجتہادات، دین و شریعت میں تحریفات، اور خود ساختہ نظریات پر اصرار کی طرف بڑھتا جا رہا ہے"۔

۲۔ "معاملہ جزوی غلط بیانی کا نہیں، بلکہ کج فکری، کم علمی، اور اہلیت نہ ہونے کے باوجود اجتہاد و استنباط پر جسارت کا ہے جس کی وجہ سے تحریفات کا ایک مستقل سلسلہ جاری ہے"۔

۳۔ "مقرر موصوف (مولانا سعد صاحب) نے اپنی ذاتی آراء اور تحریفات کو امت میں چلانے کے لیے "سیرت صحابہ" کا

مجلة الكوثر

Head Office
30/12 Pallabi
Dhaka-1216, Bangladesh
Phone : 01948-228866

Main Campus
P/O : Etavara, Hazratpur
Keraniganj, Dhaka-1313
Phone : 01948-228877

daruliftamarkaz@
markazuddawah.c

DARUL IFTA
MARKAZUDDAWAH ALISLAMIA DHAKA

الافتاء
ـز الدعوة الاسلامية داكا

Ref :

Date :

خوش نما عنوان تجویز کیا ہے۔ ان کا سارا زور اپنی ذہانت وطباعی سے سیرت اور تاریخی واقعات سے سلف صالحین کی تصریحات سے آزاد ہو کر براہ راست اختراع کرنے اور امت کو براہ راست سیرت پر غور و خوض کرنے کی طرف دعوت دینے پر صرف ہو رہا ہے"۔

۴۔ "اگر غور کیا جائے تو (مقرر موصوف کی) غلط نظریات کی پشت پر بالعموم سیرت اور تاریخ کا کوئی واقعہ نظر آئے گا جس کو یا تو غلط سمجھا گیا، یا سیرت کی دیگر روایات سامنے نہیں رکھی گئیں، یا اصول فقہ میں دسترس نہ ہونے کی وجہ سے استنباط میں غلطی ہوئی، یا منکر اور معلول روایت کو صحیح سمجھ لیا گیا"۔

۵۔ "موصوف نے دین اور دعوت دین کا ایک مصنوعی اور خود ساختہ خاکہ ذہن میں تیار کر لیا ہے، اسی کو وہ سنت سمجھتے ہیں، اور اسی کو سیرت قرار دیتے ہوئے تعلیم و تربیت اور دعوت کے دوسرے مشروع و مباح طریقوں کی علی الاعلان تغلیط و تردید کرتے ہیں"۔

۶۔ "مقرر موصوف قرآن وحدیث اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات پر ایک مخصوص ذہنیت کے ساتھ غور و فکر کر کے غلط نتائج پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔
یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات ان کے اسلوب و انداز بیان سے منصب نبوت پر بھی آنچ آجاتی ہے، واقعات کو پیش کرتے وقت وہ اپنی فہم سے ایسے امور بڑھا دیتے ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، اور واقعات پر تبصرہ کرتے وقت ایسا پُرخطر اسلوب اختیار کرتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے ہرگز شایان شان نہیں ہوتا ہے، وہ واقعات کا اس طرح تذکرہ کرتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ وہ نبی کی غلطی پکڑ رہے ہیں، اور یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اس بارے میں نبی سے غلطی ہو گئی، ان کی پیروی نہیں کی جائے گی، تم ان کی طرح ایسا نہ کرنا!!"۔

۷۔ "ملت اسلامیہ میں جتنے لوگ کج روی و کج نظری کا شکار ہوئے، اگر غور و تامل سے دیکھا جائے تو ان کی گمراہی کا یہی ایک سبب تھا کہ انھوں نے اجتہادی صلاحیتوں سے محرومی کے باوصف ائمۂ اجتہاد، سلف صالحین، اور معاصر اہل حق علماء پر اعتماد کرنے کے بجائے خود رائی و خود روی اختیار کر کے اپنا راستہ الگ بنالیا۔ پس دار العلوم دیوبند نے ۳۱/ جنوری ۲۰۱۸ کی تحریر میں جس امر پر متنبہ کیا تھا وہ بالکل مبنی بر حقیقت تھا، کہ مقرر موصوف کم علمی اور طبیعت کی آزادی کی وجہ سے قرآن وحدیث اور سیرت صحابہ میں مجتہدانہ انداز سے غور و فکر کر کے دور از کار اجتہادات کرنے کی روش پر چل رہے ہیں، جس کی وجہ سے شاذ اور منکر اقوال وآراء اور غلط و گمراہ کن افکار و نظریات یکے بعد دیگرے مسلسل سامنے آرہے ہیں"۔

۸۔ "جو شخص دین کے سلسلے میں بے راہ روی کا شکار ہو، عوام کو حکمت اور حسن تدبیر کے ساتھ اس کے غلط افکار میں ملوث ہونے سے بچانا علمائے دین کا ایک اہم فریضہ ہے"۔

مجلة الكوثر الشهرية

Head Office
30/12 Pallabi
Dhaka-1216, Bangladesh
Phone : 01948-228866

Main Campus
P/O : Elavara, Hazratpur
Keraniganj, Dhaka-1311
Phone : 01948-228877

markazuddawah.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آمین۔

[illegible] مولانا سعد صاحب کی طرف سے

[illegible] تبلیغی جماعت کے بڑے حلقے میں [illegible]

[illegible] مولانا سعد صاحب اور ان کے حامی تمام

[illegible]

[illegible] جب تک اہل حق علماء کی صحبت اختیار کر کے علمی و فکری امور کی اصلاح نہ

[illegible] عوام کے سامنے بیان کرنا جائز نہیں ہے اور اگر وہ اصلاح کے بغیر بیان کرتے ہیں تو لوگوں کے لیے ان کا بیان

[illegible]

[illegible] دار العلوم دیوبند کے تازہ فتوی سے مکمل طور پر متفق

[illegible] فتوی کو ایک تاریخی و تجدیدی فتوی خیال کرتا ہے اور یہ فتوی اس بات کا

[illegible] دار العلوم اور وہاں کے کبار مفتیان کرام اصول دین اور قواعد شریعت کے صحیح ادراک، دین کے صحیح

مجلة الكوثر الشهرية

Head Office
30/12 Pallabi
Dhaka-1216, Bangladesh
Phone : 01948-228866

Main Campus
P/O . Hasnabad, Hazratpur
Keraniganj, Dhaka-1311
Phone : 01948-228877

darulifta.markaz@gmail.com
markazuddawah.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے مولانا سعد کے متبعین کے بارے میں معلوم کرنا چاہا کہ ان سے کیا برتاؤ کرنا چاہیے، یہ بات تو واضح ہے کہ مولانا سعد صاحب نے دعوت وتبلیغ کے اصول اور طریقے میں جس طرح کی تبدیلی، تحریف اور بدعت ماننے کا منہج اختیار کیا ہے وہ اہل السنہ والجماعت کی راہ سے مختلف ہے۔ نیز ان کے بیانات میں جس طرح کی خلاف شریعت باتیں، دین وشریعت کی مختلف اصطلاحات اور مختلف آیات واحادیث کی غلط تشریح موجود ہیں وہ بھی نہایت خطرناک اور اہل السنہ والجماعت کی صحیح راہ سے دور ہے۔

فکری شذوذ اختیار کرنا، افراط وتفریط کرنا، بے بنیاد اور گمراہ کن باتیں پھیلانا ان کے متبعین کی خاص علامت ہے۔ مولانا سعد صاحب کی کوری تقلید کرنا اور علماء سے بغض رکھنا ان کی اصل پہچان ہے۔ ان کی حرکتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے حق کا کوئی نیا معیار ایجاد کیا ہے، اور وہ یہ ہے مولانا سعد اور مرکز نظام الدین۔ مولانا سعد جو بھی کہے گا یا کرے گا اور نظام الدین کے منبر سے حق یا باطل جو بھی کہی جائے گی ہر حالت میں مرکز نظام الدین اور مولانا سعد ان کے نزدیک معیار حق ہے، اور ہر حال میں مرکز نظام الدین اور مولانا سعد ان کے امیر اور مقتدا ہے۔ اس لیے ہمارے نزدیک متبعین مولانا سعد گمراہی کی راہ پر ہیں۔ ہم ان کے لیے ہدایت کی دعا کرتے ہیں، اور ان کو راہ راست پر واپسی کی دعوت دیتے ہیں۔

قرآن کریم کی ہدایت یہ ہے کہ:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

اور نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو، اور گناہ اور سرکشی میں ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔ (سورۃ المائدہ (۵): ۲)

قرآن الکریم کی اس ہدایت کے مطابق متبعین مولانا سعد کے ساتھ ان کے کام میں شرکت کرنا درست نہیں ہے اور ان کے کام میں تعاون کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ ان کا کام نام میں اگرچہ تبلیغ کا کام ہے لیکن در حقیقت یہ ایک مخلوط تبلیغ ہے، جس میں منکرات اور گمراہی کا علانیہ طور پر اشاعت ہوتی ہے، اور یہ سب کچھ سیرت وسنت کے نام پر ہوتی ہے۔ البتہ گمراہیوں کے باوجود بالآخر چوں کہ وہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں اس لیے ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر جو حقوق ہیں ان کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ ان کو نرمی سے سمجھانا چاہیے، اور ان کے بدر وابرتاؤ کا جواب نیک اخلاقی سے دینا چاہیے۔

سلام دینا لینا، ان میں سے جو لوگ رشتے دار ہیں ان کے حقوق ادا کرنا، ان کو دعوت کرنا یا ان کی دعوت میں شرکت کرنا (اگر شرعی عذر نہ ہو) تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ لیکن ان سے ایسی لگاؤ اور اس قدر زیادہ اختلاط کرنا مناسب نہیں جس سے دوسروں کو غلط فہمی پیدا ہو کہ وہ

(۱)

۱

ضمیمہ (۱) متعلقہ فتوی نمبر ۳۵/۱۶۷۲/۳ھ

دار الافتاء، مرکز الدعوۃ الاسلامیہ ڈھاکہ بنگلہ دیش

السلام علیکم

جناب مفتی صاحب، براہ کرم میرے مندرجہ ذیل سوال کا جواب باصواب عنایت فرما کر میری رہبری فرمائیے۔

میرا تعارف:

میرا نام ... اصلاً بنگلہ دیشی ہوں، تقریباً دس سال سے اسٹریلیا میں مقیم ہوں۔ الحمد للہ، اللہ کے فضل سے بنگلہ دیش اور اسٹریلیا میں تبلیغی محنت میں خود کو جوڑنے کی کوشش کر رہا ہوں، ہم سب موجودہ تبلیغی اختلاف سے واقف حال ہیں، جو ہمارے روز مرہ کی زندگی، سماجی زندگی اور دیگر شعبوں میں اثر انداز ہوا ہے۔ الحمد للہ میں جمہور علمائے کرام خصوصاً دیوبندی علمائے کرام اور ان کے خوشہ چین علمائے کرام کی رہنمائی اور ہدایت کو فالو کرتا ہوں، افسوس کہ میرے بعض احباب ایسے ہیں جن کے ساتھ میں نے سالہا سال تک ایک ساتھ دعوت و تبلیغ کا کام کیا ہے اور کئی بار ان کے ساتھ وقت بھی لگایا، لیکن ہمارے وہ احباب دعوت و تبلیغ کی محنت میں مولانا سعد صاحب (مرکز نظام الدین، بھارت) کے متبعین میں سے ہیں، ان میں میرے رشتے دار بھی ہیں، ہم ایک ہی علاقے میں رہتے ہیں، ان میں سے کئی رشتے دار ہونے کے کی وجہ سے بسا اوقات ان سے باتیں کرنے، اٹھنے بیٹھنے یا لین دین کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، ورایں صورت حال مجھے ان سے کس طرح معاملہ کرنا چاہیے اس بارے میں متردد ہوں۔ اس بارے میرے مندرجہ ذیل سوالات کا جواب عنایت فرمائیں گے تو میرے زندگی کے لیے بہت بڑی رہبری ہوگی۔

۱- کیا میں ان کو سلام کر سکتا ہوں؟ اگر ان میں سے کوئی میرا رشتے دار ہو تو ان کو بھی سلام کر سکتا ہوں؟ اگر ان میں سے کوئی مجھے سلام کرے تو کیا میں جواب دے سکتا ہوں؟

۲- اگر یہ لوگ مجھے کھانے کی دعوت کرے یا نجی گفتگو کے لیے بلائے تو کیا مجھے جانا چاہیے؟ اگر ان میں سے کوئی میرا رشتے دار ہو تو؟

۳- کیا میں ان کو کھانے کے لیے یا نجی گفتگو کے لیے بلا سکتا ہوں؟ اگر ان میں سے کوئی میرا رشتے دار ہو تو؟

۴- ایسے لوگ اگر میرے محلے کی مسجد میں جماعت لے کر آئیں اور تعلیم، بیان اور دیگر اعمال کرے تو کیا مجھے ان کو روک دینا چاہیے؟ اگر منع کرنا چاہیے تو کیسے، طاقت سے یا ہاتھ سے یا منہ سے؟ اگر یہ لوگ میرے منع کرنے کو خاطر میں نہ لائے تو کیا میں مسجد کمیٹی کو آگاہ کروں؟ براہ مہربانی رہبری فرمائیے۔

۵- اس جماعت کے لوگ اگر کوئی مسجد بنائے اور خود ہی اس کے منتظم ہوں تو کیا روزانہ یا کبھی کبھی ادائے صلاۃ کے لیے ان کی مسجد میں جا سکتا ہوں؟ جزاکم اللہ

نام:---

پتہ:---

DARUL IFTA
MARKAZUDDAWAH ALISLAMIA DHAKA

افتاء
ـز الدعوة الإسلامية داكا

Date :

فہم اور محدث اور باطل افکار کی حقیقت تک پہنچ کر حق و باطل کے درمیان ... امتیاز کرنے میں بفضل اللہ تعالیٰ سلف صالحین کے نقش قدم پر آج بھی ثابت قدم ہے۔

صان الله تعالى هذه الدار ومشيختها في كل عصر ومصر من كل سوء، ورزقهم الاستقامة على الكتاب والسنة والصراط المستقيم.

آپ نے مولانا سعد صاحب کے متبعین کے بارے میں بھی معلوم کرنا چاہا تو آپ کے یہاں ان کی حالت کیسی ہے وہ آپ کو زیادہ معلوم ہوگا، ہمارے یہاں تو ان کی حالت بہت ہی خطرناک ہے، وہ مولانا سعد صاحب کے سارے شذوذ، منکرات و اباطیل کو قبول کیے ہوئے ہیں، ساتھ ساتھ گفتار و کردار میں سعد صاحب سے زیادہ غلو کرتے ہیں۔

اس مختصر تحریر میں ان کے بارے میں مستقل طور پر کچھ عرض کرنے کی بجائے آپ کو بندہ ایک تحریر کا مضمون بلا اضافات کے ساتھ اردو میں نقل کر دیتے ہیں، جو بندہ نے کسی کے خط کے جواب میں لکھا تھا۔ البتہ میرے جوابی خط میں عربی حوالجات نہیں تھے، اب حوالجات کا اضافہ کر دیا گیا، امید ہے اس میں آپ کو اس سوال کا جواب مل جائے گا۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ ۱۔

هذا، وصلى الله تعالى وبارك وسلم على سيدنا ومولانا محمد خاتم النبيين، لا نبي بعده، وعلى آله وصحبه وكل من اهتدى بهداه، وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

نوٹ: موقع و محل کی مناسبت سے آپ کو اس خط کا ایک نسخہ بھی ارسال کیا جاتا ہے جو ڈھاکہ کے علمائے کرام کی طرف سے اکابر دار العلوم کے شکریہ کے طور پر حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں اس وقت ارسال کیا گیا تھا جب کہ دار العلوم نے مولانا سعد صاحب کے بارے میں اپنا موقف پہلی بار فتوی کی شکل میں شائع کیا تھا۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ ۲۔

و شکر گزار

بندہ محمد عبد المالک

بندہ محمد عبد المالک عفی عنہ

رئیس شعبہ علوم الحدیث و رکن مجلس فقہی دار الافتاء

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ ڈھاکہ

۱۴۴۵/۰۱/۰۳ھ

الجواب صحیح

۱۴۴۵ھ

مركز الدعوة الإسلامية
دار الإفتاء
داكا بنغلاديش

رئيس
دار الإفتاء
مركز الدعوة الإسلامية

مجلة الكوثر الشهرية

Head Office
30/12 Pallabi
Dhaka-1216, Bangladesh
Phone : 01948-228866

Main Campus
P/O : Etawara, Hazratpur
Keraniganj, Dhaka-1313
Phone : 01948-228877

daruliftamarkaz@gmail
markazuddawah.com

بھی ان میں سے ہے۔ بطور خاص اگر یہ اندیشہ ہو کہ اس سے وہ خود غلط دعوت سے متاثر ہو جائے گا، یا ان کے تعلقات کو دیکھ کر کوئی اور
ں ان لوگوں کی غلط دعوت سے متاثر ہو جائے گا تو اور بھی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ مساجد عبادت، دینی دعوت اور تعلیم کے لیے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ یہ کام مطابق شریعت وسنت ہونے چاہئیں۔
سا طرح مساجد کسی بدعتی عبادت کا مقام نہیں اسی طرح اس میں ایسی کسی دعوت وتعلیم کی بھی گنجائش نہیں جس میں بدعت ہے، اور جس میں
ل نظریہ اور باطل افکار کی آمیزش ہے۔ اسی لیے صرف "تبلیغ" اور "چھ نمبر" کا عنوان استعمال کرنے ہی سے متبعین مولانا سعد کے لیے
ساجد میں اپنا تبلیغی عمل کرنا جائز نہیں ہو جائے گا، تا آں کہ وہ گمراہیوں سے توبہ کر کے واپس نہ آ جائیں۔

یاد رکھیں، ان کو غلط کام سے منع کرنے کی ذمے داری مسجد کمیٹی کی ہے، عام مصلیوں کی نہیں، اور مسجد کمیٹی کو چاہیے کہ نرمی اور
لست کے ساتھ یہ کام انجام دے، اور مصلیوں کو چاہیے کہ ہر صحیح اور نیکی کے کام میں مسجد کمیٹی کا تعاون اور ساتھ دیں۔

اور آپ جس مسجد میں بھی نماز پڑھیں گے مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب آپ کو حاصل ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ؛ لیکن بالقصد ایسے امام
کے پیچھے نماز پڑھنا مناسب نہیں جو اہل السنہ والجماعہ کے صحیح راستے سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی یاد رکھیں کہ کسی غلط کام میں کسی کا
عاون کرنا جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر حال میں اعتدال پر قائم رہنے کی توفیق سے نوازے، اور شریعت اور سنت پر مضبوطی سے جمے رہنے کی توفیق
عطا فرمائے، آمین۔

* أخرج الإمام البخاري في صحيحه برقم ١٠٠ : حدثنا إسماعيل بن أبي أويس، قال: حدثني مالك، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال: سمعت رسول الله يقول: «إن الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد، ولكن يقبض العلم بقبض العلماء، حتى إذا لم يبق عالما اتخذ الناس رءوسا جهالا، فسئلوا فأفتوا بغير علم، فضلوا وأضلوا».

* وأخرج الإمام أبو داود في سننه برقم ٤٨٤٣ : حدثنا إسحاق بن إبراهيم الصواف، حدثنا عبد الله بن حمران، أخبرنا عوف بن أبي جميلة، عن زياد بن مخراق، عن أبي كنانة، عن أبي موسى الأشعري، قال: قال رسول الله : «إن من إجلال الله إكرام ذي الشيبة المسلم، وحامل القرآن غير الغالي فيه والجافي عنه، وإكرام ذي السلطان المقسط».

وفي «مرقاة المفاتيح» ٣١١٤/٨ : (وحامل القرآن) أي: وإكرام قارئه وحافظه ومفسره.

* وأخرج الإمام الترمذي في سننه برقم ٢٦٨٢ : حدثنا محمود بن خداش البغدادي قال: حدثنا محمد بن يزيد الواسطي قال: حدثنا عاصم بن رجاء بن حيوة، عن قيس بن كثير، قال: قدم رجل من المدينة على أبي الدرداء، وهو بدمشق فقال: ما أقدمك يا أخي؟ فقال: حديث بلغني أنك تحدثه عن رسول الله قال: أما جئت لحاجة؟ قال: لا، قال: أما قدمت لتجارة؟ قال: لا، قال: ما جئت إلا في طلب هذا الحديث؟ قال: فإني سمعت رسول الله يقول: «من سلك طريقا يبتغي فيه علما سلك الله به طريقا إلى الجنة، وإن الملائكة لتضع أجنحتها رضاء لطالب العلم، وإن العالم ليستغفر له من في

السموات ومن في الأرض حتى الحيتان في الماء، وفضل العالم على العابد كفضل القمر على سائر الكواكب، إن العلماء ورثة الأنبياء، إن الأنبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما إنما ورثوا العلم، فمن أخذ به أخذ بحظ وافر».

* وأخرج الحاكم في «المستدرك على الصحيحين» برقم ٤٢١ : حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، أنبأ محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، أنبأ ابن وهب، أخبرني مالك بن خير الزيادي، عن أبي قبيل، عن عبادة بن الصامت، أن رسول الله قال: «ليس منا من لم يجل كبيرنا، ويرحم صغيرنا، ويعرف لعالمنا»

قال الهيثمي في «مجمع الزوائد» ١٤/٨ : رواه أحمد والطبراني، وإسناده حسن.

* وأخرج البيهقي في «المدخل إلى كتاب السنن» برقم ١٤٩٤ : وقد أخبرنا أبو محمد الحسن بن أحمد بن إبراهيم بن فراس بمكة، أخبرنا أحمد بن إبراهيم بن الضحاك، حدثنا علي بن عبد العزيز، حدثنا حجاج، حدثنا حماد، عن حميد، عن الحسن: أن أبا الدرداء قال: كن عالمًا أو متعلمًا أو محبًا أو متبعًا، ولا تكن مِنَ الخامس فتهلك.

* وقال الإمام ابن عبد البر في «جامع بيان العلم وفضله» ١٤٨/١ : الخامسة التي فيها الهلاك معاداة العلماء وبغضهم، ومن لم يحبهم فقد أبغضهم أو قارب ذلك وفيه الهلاك، والله أعلم.

* وفي «المجموع شرح المهذب» للنووي (المقدمة) ٢٤/١ : وثبت في صحيح البخاري عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله أن الله عز وجل قال من آذى لي وليا فقد آذنته بالحرب، وروى الخطيب البغدادي عن الشافعي وأبي حنيفة رضي الله عنهما قالا: إن لم تكن الفقهاء أولياء الله فليس لله ولي، وفي كلام الشافعي: الفقهاء العاملون.

* وفي موطأ إمام مالك برقم ٦٠٢ : مالك؛ أنه بلغه، أن عمر بن الخطاب بنى رحبة في ناحية المسجد تسمى البطيحاء، وقال: من كان يريد أن يلغط أو ينشد شعرا أو يرفع صوته فليخرج إلى هذه الرحبة.

* قال النووي في المنهاج شرح صحيح مسلم ٥٥/٥ : وقوله صلى الله عليه وسلم «إنما بنيت المساجد لما بنيت له» معناه لذكر الله تعالى والصلاة والعلم والمذاكرة في الخير ونحوها.

* وقال في كتاب «الأذكار» ص٣٢ : وينبغي للجالس فيه أن يأمر بما يراه من المعروف وينهى عمّا يراه من المنكر، وهذا وإن كان الإنسان مأموراً به في غير المسجد، إلا أنه يتأكد القولُ به في المسجد صيانةً له وإعظاماً وإجلالاً واحتراماً.

* وفي «المدخل» لابن الحاج ٢٠٤/٢ : فصل في ذكر بعض البدع التي أحدثت في المسجد والأمر بتغييرها قال الرسول : «كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته»، ولا شك أن المسجد وما يفعل فيه من رعية الإمام والمؤذن والقيم إلى غير ذلك ممن له التصرف. ... فإذا تقرر أن المسجد من رعية الإمام

۱۹

حتاج أن يتفقده، فما كان فيه على منهاج السلف الماضين أبقاه وما كان من غير ذلك أزاله برفق لطف إن قدر على ذلك كما تقدم من فعله في النخامة.

* وفي «الأشباه والنظائر» لابن نجيم ص ٣٢١ : ويكره دخوله لمن أكل ذا ريح كريهة ويمنع منه كذا كل مؤذ فيه ولو بلسانه.

* وفي إمداد الفتاوى ٢/٧٠٠: (الجواب) في الدر المختار: أحكام المسجد: ويمنع (أكل ثوم) منه (من المسجد) وكذا كل موذ ولسانه۔ اھ)۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ جو شخص مسجد میں آکر ایذاء دیتا ہو یا فساد کرتا ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت کر سکتے ہیں خواہ ی فرقہ کا ہو۔ مگر ممانعت ایسا شخص کر سکتا ہے جس کی ممانعت سے فساد میں زیادتی نہ ہو جاوے، ورنہ فر من المطر ووقف تحت المیزاب کا مداق ہو جائے گا، اور ظاہر ہے کہ یہ مصلحت اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب منع کرنے والا صاحب قدرت ہو۔

هذا، وصلى الله تعالى وبارك وسلّم على سيدنا ومولانا محمد خاتم النبيين، لانبي بعده، وعلى آله وصحبه وكل من اهتدى بهداه، وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

عرضگزار

بندہ محمد عبد المالک

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ ڈھاکہ

۱۴-۰۱-۱۴۴۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمہ (۲) متعلقہ فتویٰ نمبر ۳ ۱۹۶۲ ...

دارالافتاء مرکز الدعوۃ الاسلامیہ احمدآباد ...

در خدمت اقدس حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی دامت برکاتہم

مہتمم دارالعلوم دیوبند یوپی ہند

از وفد علماء کرام احمدآباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شکر کے لئے لکھا جا رہا

بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ یہ خط حضرت والا اور حضرت کے واسطے سے دیگر اکابر دارالعلوم کی خدمت میں ادائے

ہے۔ ہم حضرات دارالعلوم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب مولانا سعد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ من کل شر وصانہ من کل سوء کی منکر

باتوں اور ان کے منکر طرز عمل پر واضح نکیر فرمائی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دارالعلوم نے اپنی روایات کو زندہ رکھتے ہوئے اس بارے میں انصاف

واعتدال کے ساتھ اپنا موقف قائم کیا اور بڑے منصفانہ اسلوب اور سنجیدہ عبارت میں اسے پیش کر دیا۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جناب مولانا سعد صاحب زید مجدہم کو دارالعلوم کی اس خیر خواہی کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ان سے صادر

شدہ منکر باتوں سے رجوع کرنے اور آئندہ تقریر و تحریر میں انہیں احتیاط کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دارالعلوم کے اس اظہار موقف کا ایک نقد فائدہ یہ ہوا کہ فتویٰ میں مولانا سعد صاحب کی جن باتوں کی اجمالا یا تفصیلا نشاندہی کی گئی ہے ان کا منکر

ہونا ان لوگوں کو بھی معلوم ہو گیا، جو محض مولانا سعد صاحب کی وجہ سے ان باتوں کے بارے میں متردد تھے۔

یہ بات واضح ہے کہ یہ فتویٰ کام کی حفاظت اور اس کی نصرت کے لئے ہے، اس لئے جو لوگ پہلے سے بلاوجہ یا کسی ذاتی وجہ سے اس کام کے یا اس

کے رجال کے خلاف ہیں ان میں سے کوئی اگر اس فتویٰ کا غلط استعمال کرے تو اہل حق علماء اس کے ذمہ دار نہیں ہیں، مطلب پرست لوگوں کی

عادت یہی ہوتی ہے کہ وہ ہر صالح چیز سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسی طرح جو لوگ نیٹ میں اس فتویٰ کے بارے میں مختلف انداز سے بدگمانیاں پھیلانے کی سعی لاحاصل میں لگے ہوئے ہیں وہ اپنی عدم ذمہ

داری کا ثبوت دے رہے ہیں، وہ دراصل دارالعلوم اور دارالعلوم کے ذمہ داروں کے مقام سے بے خبر ہیں یا تغافل برتتے ہوئے ہیں، ان کو

معلوم ہونا چاہئے کہ تعصب مذموم چیز ہے اور اس کی ادنی خرابی یہ ہے کہ آدمی حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کے ایمانی تقاضا سے محروم رہ جاتا

ہے۔

آخر میں ہم یہ بھی ذکر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ فتویٰ کے شروع میں جو تحریر کی گئی: "ہم جماعت کے داخلی انتشار و اختلاف اور نظم

وانتظام سے متعلق نظریہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔۔۔" اس عبارت سے بعض لوگ تجاہل عارفانہ کے طور پر یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ دار

العلوم کو جماعت کے حالیہ داخلی انتشار و اختلاف اور اس کے نظم وانتظام کے بارے میں کوئی کلام نہیں، کوئی شک نہیں کہ یہ محض غلط استنباط

ہے جو سیاق عبارت کے بالکل خلاف ہے۔ اس عبارت کا حاصل صرف اتنا ہے کہ دارالعلوم اس فتویٰ میں اس بارے میں اظہار خیال کرنا نہیں

چاہتا، ساتھ ساتھ اس میں یہ لطیف اشارہ بھی ہے کہ حضرات دارالعلوم وہاں کے انتشار واختلاف اور حالیہ نظم وانتظام سے نالاں ہیں، یہ کون

نہیں جانتا کہ فیصلوں کے شوریٰ کے دیگر افراد انتقال کر جانے سے زندہ فرد یوں ہی امیر نہیں بن جاتا ہے، اور یہ کہ ثبوت امارت میں متعلقہ اہل

الحل والعقد کی طرف سے تامیر پایا جانا ضروری ہے اس میں عوام کی رائے اور ان کی بیعت کا کوئی اعتبار نہیں، اور یہ بھی طے شدہ بات ہے کہ

فیصلوں کے شوریٰ کی تکمیل کرنے سے پہلو تہی کرنا تو جرم ہے اس سے کسی کی امارت کیسے ثابت ہو سکتی ہے؟ شریعت میں فیصل والا شوریٰ کا نظام

اصل ہے یا امیر والا شوریٰ کا نظام یہ ایک مستقل بحث ہے، امیر والا شوریٰ اصل ہونے کا یہ معنی نہیں کہ کوئی آدمی بغیر شرعی تامیر کے خود

۲۱

... جاتا ہے۔ اصل نظام پر عمل کے لئے تدبیر پا جانا ضروری ہے محض کسی ایک عمل یا [illegible] امارات کا [illegible]
... کافی نہیں ہے۔

[illegible] دار العلوم کا شکریہ [illegible] انہوں نے اپنی [illegible] صاحب کے لئے [illegible]
[illegible] آمین۔

[illegible] والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

و [illegible]

احمد شفیع

شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد شفیع صاحب

(صدر وفاق المدارس العربیہ بنگلہ دیش و مہتمم دار العلوم معین الاسلام ہاٹہزاری چاٹگام (ام المدارس القومیہ بنگلہ دیش))

محمد اشرف علی [illegible]

حضرت مولانا اشرف علی صاحب

شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم کملا

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ شرعیہ مالی باغ

(نائب صدر وفاق المدارس العربیہ بنگلہ دیش)

نور حسین قاسمی

(حضرت مولانا نور حسین قاسمی صاحب

صدر جامعہ مدنیہ باری دھارا)

محمد عبد القدوس

(حضرت مولانا عبد القدوس صاحب

مہتمم جامعہ امداد العلوم فرید آباد)

محمد نور الاسلام [illegible]

(حضرت مولانا نور الاسلام صاحب

مہتمم مخزن العلوم مدرسہ کمیل گاؤں)

[illegible]

(حضرت مولانا عبید الرحمن خان ندوی صاحب

معاون رئیس التحریر روزنامہ انقلاب

و از اساتذۂ شعبۂ افتاء جامعہ مدنیہ)

عبد المالک

(حضرت مولانا محمد عبد المالک صاحب

امین التعلیم مرکز الدعوۃ الاسلامیہ)

[illegible]

(مولانا عبید اللہ فاروق صاحب

شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ باری دھارا مدرسہ، ڈھ